© rasailojaraid.com

جناب عاصی کرنالی

نعت

راحتِ جاں کہاں سے ملتی ہے
اُسی جانِ جہاں سے ملتی ہے

جو بھی نعمت ہے دو جہانوں کی
ایک ہی آستاں سے ملتی ہے

وہ سبھی کے نبی ہیں اسکی دلیل
ہر زمان و مکاں سے ملتی ہے

سبز گنبد کی رفعتیں، اللہ!
ایک حدِ لامکاں سے ملتی ہے

سیرۃ خاکِ طیبہ کیا ہوگی
صورۃ کہکشاں سے ملتی ہے

اب ہمارے چمن میں ہے وہ بہار
جس کی صورت خزاں سے ملتی ہے

جبکہ ہر خشک و تر کو شادابی
تیرے ابرِ رواں سے ملتی ہے

عشق بولا تو اُنکی نعت ہوئی
دل کی سرحد زباں سے ملتی ہے

میرے دل میں حضور بستے ہیں
یہ زمیں، آسماں سے ملتی ہے

© rasailojaraid.com